اَلْقَصَائِدُ الْاَحْمَدِيَّةُ

کلام
حضرت مرزا غلام احمد القادیانی
المسیح الموعود والمھدی المعھود
علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم

قصيدة

فی مدح خاتم النبيين صلی الله عليه و سلم

هذه القصيدةُ انيقةٌ رشيقةٌ مملوة من اللطائف الادبيّة و الفرائد العربية فی

یہ قصیدہ نہایت عمدہ اور لطیف ہے اور یہ ادبی لطائف اور عربی زبان کے بے مثل قیمتی موتیوں سے بھرپور ہے۔ یہ میرے پیارے آقا

مدح سيدی و سيد الثقلين خاتم النبيين محمدٍ لذی وصفه الله فی الكتاب المبين

دوجہاں کے بادشاہ، خاتم النبیین، سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ہے، جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تعریف فرمائی ہے

اللهم صل وسلم عليه الی يوم الدين۔ و ليست هذه من قريحتی الجامدة

اے اللہ! قیامت تک ان پر درود بھیج اور سلامتی نازل فرما اور یہ قصیدہ میری جامد طبیعت اور بجھی ہوئی ذہانت سے نہیں ہے اور

وفطنتی الخامدة۔ وماكانت رويتی الناضبة ضليع هذا المضمار ومنبع تلك الاسرار

نہ ہی میرے یہ خشک خیالات اس میدان کے شہسوار ہیں اور نہ ہی ان اسرار کا منبع ہیں

بل كلما قلت فهو من ربّی الذی هو قرينی و مؤيِّدی ‘

بلکہ وہ سب باتیں جو میں نے اس سلسلہ میں کی ہیں وہ میرے اس رب کی طرف سے ہیں جو میرا ساتھی اور میرا مؤید ہے (وہ مجھے قوت بخشنے والا ہے)

الذی هو معی فی كل حينی‘ الذی يطعمنی و يسقينی ‘ و اذا ضللت فهو يهدينی‘

جو ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ وہی خدا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں راستہ سے بھٹک جاتا ہوں تو میری رہنمائی فرما کر مجھے منزلِ مقصود تک پہنچاتا ہے

و اذا مرضت فهو یشفینی۔ ما کسبت شیئا من ملح الادب

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے اور میں نے (اس قصیدہ میں) ادب کے عمدہ اور دلچسپ کلمات اور اس کے عجیب وغریب

و نوادرہ۔و لکن جعلنی اللّٰہ غالبًا علی قادرہ۔

جدت اور ندرت رکھنے والے فصیح الفاظ بزورِ محنت حاصل نہیں کئے، لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے قادر الکلام ادیبوں پر غلبہ بخشا ہے

و ھذہٖ آیۃ ربّی لقوم یعلمون۔ و انی اظھرتھا و بینتھا لعلّی اُجزی جزاء

اور یہ میرے رب کی طرف سے علم رکھنے والی قوم کے لئے زبردست نشان ہے اور میں نے صرف اس لئے اس کا اظہار کیا اور اسے بیان کیا ہے

الشاکرین و لا ألحق بالّذین لایشکرون۔

تا کہ میں شکر گزار لوگوں کی جزا پاؤں اور ان لوگوں میں شامل نہ کیا جاؤں جو شکر نہیں کرتے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۰)

١

یَـا عَیۡـنَ فَیۡـضِ الـلّٰـهِ وَ الۡعِرۡفَـانِ   یَسۡعٰـی اِلَیۡکَ الۡخَلۡـقُ کَـالظَّمۡاٰنِ

اے اللہ کے فیض وعرفان کے چشمے! خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔

یَـا بَـحۡـرَ فَضۡلِ الۡمُنۡعِمِ الۡمَنَّاٰنِ   تَهۡوِیۡ اِلَیۡکَ الـزُّمَـرُ بِالۡکِیۡزَاٰنِ

اے انعام واحسان کرنے والے خدا کے فضل کے سمندر! لوگوں کے گروہ کوزے لئے ہوئے تیری طرف لپکے آ رہے ہیں۔

یَا شَمۡسَ مُلۡکِ الۡحُسۡنِ وَ الۡاِحۡسَاٰنِ   نَـوَّرۡتَ وَجۡـهَ الۡبَـرِّ وَ الۡعُمۡـرَاٰنِ

اے حسن واحسان کے ملک کے آفتاب! تو نے بیابانوں اور آبادیوں کے چہرے کو منوّر کر دیا ہے۔

قَــوۡمٌ رَأَوۡکَ وَ اُمَّــةٌ قَــدۡ اُخۡبِــرَتۡ   مِــنۡ ذٰلِکَ الۡبَـدۡرِ الَّـذِیۡ اَصۡبَـانِیۡ

ایک قوم نے تو تجھے دیکھا ہے اور ایک امت نے خبر سنی ہے اس بدر کی جس نے مجھے (اپنا) عاشق بنا دیا ہے۔

یَبۡـکُـوۡنَ مِنۡ ذِکۡـرِ الۡجَمَالِ صَبَابَةً   وَ تَـاَلُّـمًـا مِّنۡ لَّوۡعَةِ الۡهِجۡرَاٰنِ

وہ تیرے حسن کی یاد میں بوجہ عشق کے (بھی) روتے ہیں اور جدائی کی جلن کے دُکھ اٹھانے سے بھی۔

وَأَرَی الۡقُلُوۡبَ لَدَی الۡحَنَاجِرِ کُرۡبَةً   وَأَرَی الۡغُـرُوۡبَ تُسِیۡلُهَـا الۡعَیۡنَاٰنِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

یَـا مَـنۡ غَـدَا فِـیۡ نُوۡرِهٖ وَضِیَـائِـهٖ   کَــالـنَّیِّـرَیۡـنِ وَنَـوَّرَ الۡـمَلَوَاٰنِ

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہوگئی ہے اور رات اور دن منوّر ہو گئے ہیں۔

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ لِرَّحْمٰنِ   أَهْدَى الْهُدَاةِ وَأَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے کامل چاند! سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں سے بہادر۔

اِنِّىْ أَرٰى فِىْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ   شَأْنًا يَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

بے شک میں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔

وَقَدِ اقْتَفَاكَ أُولُو النُّهٰى وَبِصِدْقِهِمْ   وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ

بے شک دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔

قَدْ اٰثَرُوْكَ وَفَارَقُوْا أَحْبَابَهُمْ   وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ

بے شک انہوں نے تجھے مقدم کرلیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دور ہو گئے۔

قَدْ وَدَّعُوْا أَهْوَآءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ   وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانِ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو یکسر چھوڑ دیا اور ہر فانی مال ومنال سے بیزار ہو گئے۔

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ   فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

ان پر اپنے رسول کے روشن دلائل ظاہر ہوئے تو ان کی نفسانی خواہشیں بُتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

فِىْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِىْ نُوِّرُوْا   وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِّنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منوّر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ   فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

بے شک لوگوں کے ظلم وستم نے انہیں چُور چُور کر دیا پھر بھی خدائے محسن کی عنائت سے وہ ثابت قدم رہے۔

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعِقَارَهُمْ   فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

رذیل لوگوں نے ان کے مال اور جائیداد کو لوٹ لیا مگر اس کے عوض قرآن کے موتی پا کر ان کے چہرے چمک اٹھے۔

کَسَحُوْا بُیُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا لِتَمَتُّعِ الْاِیْقَانِ وَالْاِیْمَانِ

انہوں نے اپنے نفس کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین و ایمان کی دولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھے۔

قَامُوْا بِاِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ کَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِی الْمَیْدَانِ

وہ رسول کی پیش قدمی پر اپنی جنگ میں ایک عاشقِ شیدا کی طرح میدان میں ڈٹ گئے۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِیْ حُبِّهِمْ تَحْتَ السُّیُوْفِ أُرِیْقَ کَالْقُرْبَانِ

سوان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت قدمی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا۔

جَاءُوْکَ مَنْهُوْبِیْنَ کَالْعُرْیَانِ فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِیْمَانِ

وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تُو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا کَرَوْثٍ ذِلَّةً فَجَعَلْتَهُمْ کَسَبِیْکَةِ الْعِقْیَانِ

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

حَتّٰی انْثَنٰی بَرٌّ کَمِثْلِ حَدِیْقَةٍ عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْأَغْصَانِ

یہاں تک کہ خشک ملک اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے شیریں ہوں اور جس کی ڈالیاں پھلدار ہوں۔

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ بَعْدَ الْوَجٰی وَ الْمَحْلِ وَ الْخُسْرَانِ

ملکِ عرب خشک سالی۔ قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہو گیا۔

کَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ فَجَعَلْتَهُمْ فَانِیْنَ فِی الرَّحْمَانِ

اہل حجاز آھو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے سو تُو نے انہیں خدائے رحمٰن (کی محبت) میں فانی بنا دیا۔

شَیْئَانِ کَانَ الْقَوْمُ عُمْیًا فِیْهِمَا حَسْوُ الْعُقَارِ وَ کَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں قوم اندھی ہو رہی تھی یعنی مزے لے لے کر شراب نوشی اور بہت سی عورتیں رکھنا۔

أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ إِنْكَاحُهَا   زَوْجًا لَّهُ التَّحْرِيْمُ فِي الْقُرْآنِ

عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ایسے خاوند سے، جس کی حرمت قرآن میں آ گئی، حرام کر دیا گیا۔

وَ جَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا   وَ أَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور تو نے مے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا   فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہت سے تھے جو لبالب خم لنڈھا جاتے تھے سو تُو نے ان کو دین میں متوالے بنا دیا۔

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ   قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمَانِ

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے۔

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا   فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے معطّر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تُو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ   مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهِ   ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذّت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل دیا۔

كَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِيْ قَبْلَهَا   قَدْ أُحْصِرُوْا فِيْ شُحِّهَا كَالْعَانِيْ

وہ اس سے پہلے دوتارے کی سُروں کی حرص میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے۔

قَدْ كَانَ مَرْتَعُهُمْ أَغَانِيْ دَائِمًا   طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ

ان کے عیش و عشرت کا میدان ہمیشہ ہی راگ و رنگ تھا۔ کبھی تو نازک اندام عورتوں سے شغل کرتے اور کبھی شراب کے مٹکوں سے۔ • • • • •

مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِیْ　　أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانِ

انہیں حسین عورتوں کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی یا پھر وہ شراب نوشی میں مصروف رہتے یا شراب کے پیالوں کے تصوّر میں محو ہوتے۔

كَانُوْا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ　　رَاضِيْنَ بِالْأَوْسَاخِ وَالْأَدْرَانِ

وہ اپنے اکھڑ پن کی وجہ سے فساد کے شیفتہ تھے اور میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے۔

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ　　حُمْقُ الْحِمَارِ وَ وَثْبَةُ السِّرْحَانِ

ان کی جہالت کی وجہ سے دو عیب ان کے لازمِ حال تھے یعنی گدھے کی اَڑ اور بھیڑیے کا حملہ۔

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ　　لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِكَ النُّوْرَانِیْ

سوائے آفتابِ ہدایت! تو نے ان کی خیر خواہی کے لئے طلوع کیا تا اپنے نورانی چہرہ سے تو انہیں منوّر کر دے۔

اُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ مُّحْسِنٍ　　فِی الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ

تو رب کریم محسن کی طرف سے خوفناک فتنے اور طغیان و سرکشی کے وقت بھیجا گیا۔

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَ جَمَالُهٗ　　رَيَّاهُ يُصْبِی الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ! کیا ہی جوان مرد ہے! کیسے حسن و جمال والا ہے! جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح موہ لیتی ہے۔

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِیْ وَجْهِهٖ　　وَ شُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

آپ کے چہرہ میں خدا کا چہرہ نمایاں ہے اور خدا کی صفات (آپ کی) اس شان سے جلوہ گر ہو گئیں۔

فَلِذَا يُحَبُّ وَ يَسْتَحِقُّ جَمَالُهٗ　　شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْأَخْدَانِ

سو اسی لئے تو آپ سے محبت کی جاتی ہے اور آپ کا ہی جمال اس لائق ہے کہ دوستوں کے گروہ میں سے صرف آپ ہی سے بے پناہ محبت کی جائے۔

سُجُحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى　　خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

آپ خوش خُلق، معزّز، سخی، تقویٰ کے سچے دوست، فیاض اور جواں مردوں کے گروہوں پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔

فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِہٖ وَ جَمَالِہٖ وَ جَلَالِہٖ وَ جَنَانِہِ الرَّیَّانِ

آپ ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں۔

لَا شَکَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُالْوَرٰی رَیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَۃُ الْأَعْیَانِ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرالوریٰ معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔

تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانٍ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم ہوگئیں ہیں۔

وَاللّٰہِ إِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَۃٍ وَ بِہِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّۃِ السُّلْطَانِ

بخدا! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ دربارشاہی میں رسائی ہوسکتی ہے۔

ھُوَ فَخْرُ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَّ مُقَدَّسٍ وَ بِہٖ یُبَاھِی الْعَسْکَرُ الرُّوْحَانِیْ

آپ ہر ایک مطہرؔ اور مقدّس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ پر ہی ناز کرتا ہے۔

ھُوَ خَیْرُ کُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ وَالْفَضْلُ بِالْخَیْرَاتِ لَا بِزَمَانٍ

آپ ہر مقرّب اور (راہ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

وَالطَّلُّ قَدْ یَبْدُوْ أَمَامَ الْوَابِلِ فَالطَّلُّ طَلٌّ لَیْسَ کَالتَّھْتَانِ

اور ہلکا مینہ (یعنی پھوار) کبھی موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے۔ ہلکا مینہ' ہلکا مینہ ہی ہے موسلا دھار بارش کی طرح نہیں

بَطَلٌ وَّحِیْدٌ لَا تَطِیْشُ سِھَامُہٗ ذُوْ مُصْمِیَاتٍ مُوْبِقُ الشَّیْطَانِ

آپ یگانہ پہلوان ہیں جس کے تیر خطا نہیں جاتے۔ آپ ٹھیک نشانے پر لگنے والے تیروں کے مالک (اور) شیطان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

ھُوَ جَنَّۃٌ إِنِّیْ أَرٰی أَثْمَارَہٗ وَ قُطُوْفُہٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِیْ

آپ ایک باغ ہیں۔ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پھل اور اس کے خوشے میرے دل کیلئے جھکا دیئے گئے ہیں۔

أَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰى وَرَأَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِی اللَّمَعَانِ

میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپ کو موتی کی طرح پایا۔

قَدْ مَاتَ عِيْسٰى مُطْرِقًا وَّ نَبِيُّنَا حَیٌّ وَ رَبِّیْ إِنَّهٗ وَافَانِیْ

عیسیٰ تو سر جھکائے وفات پا گئے اور ہمارے نبی زندہ ہیں اور مجھے ربّ کی قسم! آپ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔

وَاللّٰهِ إِنِّیْ قَدْ رَأَيْتُ جَمَالَهٗ بِعُيُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَكَانِیْ

بخدا! میں نے آپ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

هَا إِنْ تَظَنَّيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَائِشًا فَعَلَيْكَ إِثْبَاتًا مِنَ الْبُرْهَانِ

دیکھ! اگر تُو بھی ابن مریم کو زندہ گمان کرتا ہے۔ تو دلیل سے ثابت کرنا تجھ پر لازم ہے۔

أَ فَأَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيْحَ بِيَقْظَةٍ أَوْ جَاءَكَ الْأَنْبَاءُ مِنْ يَقْظَانِ

کیا تو مسیح سے بیداری میں مل چکا ہے یا کسی جیتے جاگتے سے تمہیں ایسی خبریں ملی ہیں۔

اُنْظُرْ إِلَى الْقُرْآنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ أَ فَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمَانِ

قرآن کو دیکھ کہ وہ کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کیا تو خدائے رحمان کی ہدایت سے مُنہ پھیرتا ہے؟

فَاعْلَمْ بِأَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ بَلْ مَاتَ عِيْسٰى مِثْلَ عَبْدٍ فَانِ

جان لے کہ زندگی تو ثابت نہیں بلکہ عیسیٰ ایک فانی بندہ کی طرح مر چکے ہیں۔

وَ نَبِيُّنَا حَیٌّ وَّ إِنِّیْ شَاهِدٌ وَ قَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْيَانِ

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور بے شک میں گواہ ہوں اور میں نے آپ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کئے ہیں۔

وَ رَأَيْتُ فِیْ رَيْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَهٗ ثُمَّ النَّبِیُّ بِيَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ

میں نے تو (اپنے) عنفوانِ شباب میں ہی آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیداری میں بھی مجھے ملے ہیں۔

اِنّـِیْ لَـقَـدْ أُحْيِيْــتُ مِنْ إِحْيَـائِـهٖ وَاهًــا لِإِعْـجَـازٍ فَـمَـا أَحْيَـانِـیْ

بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔سبحان اللہ! کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے!

يَـا رَبِّ صَلِّ عَـلٰـی نَبِيِّکَ دَائِـمًـا فِـیْ هٰـذِهِ الـدُّنْيَـا وَ بَـعْـثٍ ثَـانٖ

اے میرے ربّ! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

يَـا سَيِّدِیْ قَدْ جِئْـتُ بَـابَکَ لَاهِفًـا وَالْـقَـوْمُ بِـالْإِکْـفَـارِ قَدْ آذَانِـیْ

اے میرے آقا! میں تیرے دروازے پر مظلوم و مضطر فریادی کی حالت میں آیا ہوں جبکہ قوم نے (مجھے) کافر کہہ کر ایذا دی ہے۔

يَفْرِیْ سِهَـامُکَ قَلْبَ کُلِّ مُحَارِبٍ وَ يَشُـجُّ عَـزْمُکَ هَـامَـةَ الثُّعْبَـانٖ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھید دیتے ہیں اور تیرا عزم اژدھا کے سر کو کچل ڈالتا ہے۔

لِـلّٰـهِ دَرُّکَ يَـا اِمَـامَ الْـعَـالَـمِ أَنْـتَ السَّبُـوْقُ وَ سَيِّدُ الشُّجْعَـانٖ

آفرین تجھ پر اے دنیا کے امام! تو سب پر سبقت لے گیا ہے اور بہادروں کا سردار ہے۔

أُنْـظُـرْ اِلَـیَّ بِـرَحْـمَـةٍ وَّ تَـحَنُّنٍ يَـا سَيِّـدِیْ أَنَـا أَحْـقَرُ الْغِلْـمَـانٖ

تُو مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر۔اے میرے آقا! میں ایک حقیر ترین غلام ہوں۔

يَـا حِـبِّ إِنَّکَ قَـدْ دَخَلْـتَ مَـحَبَّـةً فِـیْ مُهْـجَتِـیْ وَ مَدَارِکِیْ وَ جَنَانِـیْ

اے میرے آقا! تو از راہِ محبت میری جان، میرے حواس اور میرے دل میں داخل ہو گیا ہے۔

مِنْ ذِکْـرِ وَجْهِکَ يَـاحَدِيْـقَةَ بَهْجَتِیْ لَـمْ أَخْـلُ فِـیْ لَـحْـظٍ وَّلَا فِـیْ آنٖ

اے میری خوشی کے باغ! تیرے چہرے کی یاد سے مَیں ایک لحظہ اور آن کے لئے بھی خالی نہیں رہا۔

جِسْـمِیْ يَطِيْـرُ إِلَيْـکَ مِنْ شَوْقٍ عَـلَا يَــالَيْـتَ کَـانَـتْ قُـوَّةُ الـطَّيَـرَانٖ

میرا جسم تو شوقِ غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے۔اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۴)